بولیویا کے وفد کی ملاقات

سب سے پہلے ملک بولیویا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

بولیویا سے امسال وہاں کے ایک مشہور اخبار El Deber کے چیف ایڈیٹر Carlos Jamie Orias صاحب آئے تھے اوران کے ساتھ وہاں کے مبلغ عطاء الغالب صاحب تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے جلسہ کے بارہ میں استفسار فرمایا ،جس پر موصوف نے کہا کہ جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میری زندگی کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ اتنی بڑی تعداد ہو اور پھر کسی قسم کا کوئی دنگا فساد، کوئی بدانتظامی نہ ہو، ایسا میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

صحافی نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حضور کی فیملی کے بارہ میں دریافت کیا جس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میری فیملی میں میری بیگم اور دو بچے ہیں۔ دونوں بچوں کی شادی ہو چکی ہے۔ میرے grand children بھی ہیں۔ کھانے اور چائے وغیرہ پر ملتے ہیں۔ رات کو بھی مل لیتے ہیں۔ میں کچھ وقت فیملی کے ساتھ گزارتا ہوں۔

☆ **امن کے قیام کے لئے کوششوں کے حوالہ سے جرنلسٹ کے ایک سوال پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

یہ ایک لمبا اور مسلسل کیا جانے والا Process ہے۔ میں دنیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر اپنے ایڈریسز میں سرکردہ افراد کو توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ اسی طرح جب سرکردہ اور ذمہ دار حکام کے ساتھ ملتا ہوں تو انہیں بھی توجہ دلاتا ہوں۔ میں نے مختلف ممالک کے سربراہان کو خطوط بھی لکھے ہیں۔ جماعت ہر لیول پر اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اسلام آخری اور دائمی مذہب ہے۔ تمام مذاہب اسلام کے خلاف اس وجہ سے بھی ہیں کہ اسلام کہتا ہے کہ وہ آخری اور کامل دین ہے اور باقی سب مذاہب بالآخر اسلام میں داخل ہوں گے اور یہی ایک مذہب ہوگا۔

☆ جہاد کے حوالہ سے **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اسلام کے خلاف اب کوئی ملک ہتھیار نہیں اُٹھا رہا۔ جو بھی لڑائیاں ہو رہی ہیں وہ سیاسی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک ریفارمر، مصلح آئے گا اور اس کے زمانہ میں تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہوگا۔ مذہبی جنگیں نہیں ہوں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ مسلمہ وہی مصلح اور ریفارمر ہیں جو نبی کریم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آئے۔ آپ علیہ السلام نے اعلان کیا کہ اب اس زمانہ میں کوئی بھی اسلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھا رہا تو اب تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ یہ قلم کے جہاد کا دور ہے۔ اب اسلام کے خلاف لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ حملہ کیا جا رہا ہے تو اس کا جواب بھی انہی ہتھیاروں یعنی لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ دیا جائے۔ پس اس زمانہ میں جماعت احمدیہ لٹریچر کی اشاعت اور الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعہ اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دے رہی ہے۔

☆ **احمدی خواتین کے حوالہ سے جرنلسٹ کے استفسار پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ احمدی خواتین ہمارے مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی ہوئی ہیں۔ تعداد کے لحاظ سے خواتین مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔

☆ جرنلسٹ **Carlos Jamie صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

جس بات نے مجھے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ جماعتِ احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے جوش اور اس کے قیام کے لئے کوششیں ہیں۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جو آج کے دور میں بہت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ کی مختلف اقوام اور مختلف تہذیبوں کے افراد کو مذہبِ اسلام کی اصل بنیادوں پر جمع کرنے کی خواہش بھی قابلِ تحسین ہے۔

اسی طرح یہ امر بھی میرے لئے خاص تعجب کا حامل تھا کہ اتنا وسیع وعریض انتظام محض رضاکاروں کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی کام خواہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو وہ ایمان، خلوص اور بے غرض محنت سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

امام جماعت احمدیہ نے مرد اور عورت کے حقوق و فرائض کے بارے میں جو تقریر کی اس سے میرے بہت سے شبہات دور ہوئے۔ اس خطاب سے مرد و عورت کے بارے میں اسلامی تعلیم کی حکمت مجھ پر مزید واضح ہوئی۔

تعلیمی میدان میں احمدی خواتین کی اعلیٰ کامیابیاں بھی ایک خوشکن امر تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیا کے امن کے لئے کوششیں کریں۔ پہلے خاندان کی سطح پر، پھر کمیونٹی کی سطح پر اور پھر ملک اور تمام دنیا کی سطح پر۔

امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب جتنا احمدیوں کے لئے ضروری تھا اتنا ہی باقی دنیا اور دوسری اقوام کے لئے بھی ضروری تھا۔

امام جماعت احمدیہ نے جہاد کے حقیقی معنوں پر روشنی ڈالتے ہوئے سمجھایا کہ جہاد کے حقیقی معنی کوشش اور اصلاح کے لئے مشقّت کرنے کے ہیں۔ اور یہی چیز دنیا کو تباہی سے بچانے اور حقیقی بھائی چارہ کے قیام کی بنیادی اینٹ ہے۔

موصوف نے کہا:۔ مغرب کے نزدیک اسلام عورتوں کو پیچھے رکھتا ہے اور ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن میں نے یہاں دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ تو اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے والی خواتین کو انعامات دے رہے ہیں اور ہر ایک عورت کو انفرادی حیثیت سے پکارا جا رہا ہے تو میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں واپس جا کر اپنے اخبار میں اس حوالہ سے ضرور لکھوں گا۔ کیا دنیا میں کبھی کسی رہنما نے صرف عورتوں کو مخاطب کر کے خطاب کیا ہے؟ کبھی نہیں۔

بولیویا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔